

خطبہ (۱۳۹)

اے لوگو! اگر تمہیں اپنے کسی بھائی کی دینداری کی پختگی اور طور طریقوں کی درستگی کا علم ہو تو پھر اس کے بارے میں افواہی باتوں پر کان نہ دھرو۔ دیکھو! کبھی تیر چلانے والا تیر چلاتا ہے اور اتفاق سے تیر خطا کر جاتا ہے اور بات ذرا میں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہے اور جو غلط بات ہوگی وہ خود ہی نیست ونا بود ہو جائے گی۔ اللہ ہر چیز کا سننے والا اور ہر شے کی خبر رکھنے والا ہے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ سچ اور جھوٹ میں صرف چار انگلیوں کا فاصلہ ہے۔

جب آپ سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو لٹھا کر کے اپنے کان اور آنکھ کے درمیان رکھا اور فرمایا: جھوٹ وہ ہے جسے تم کہو کہ: میں نے سنا اور سچ وہ ہے جسے تم کہو کہ: میں نے دیکھا۔

--☆☆--

خطبہ (۱۴۰)

جو شخص غیر مستحق کے ساتھ حسن سلوک برتا ہے اور نا اہلوں کے ساتھ احسان کرتا ہے، اس کے پلے یہی پڑتا ہے کہ کہینے اور شریر اس کی مدح و شنا کرنے لگتے ہیں اور جب تک وہ دیتا دلاتا رہے جاہل کہتے رہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کتنا سختی ہے۔ حالانکہ اللہ کے معاملہ میں وہ بخل کرتا ہے۔

چاہیے تو یہ کہ اللہ نے جسے مال دیا ہے وہ اس سے عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، خوش اسلوبی سے مہمان نوازی کرے، قیدیوں اور خستہ حال اسیروں کو آزاد کرائے، مبتا جوں اور قرضاً داروں کو دے اور رثاً بکی خواہش میں حقوق کی ادائیگی اور مختلف رحمتوں کو

(۱۴۰) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَرَفَ مِنْ أَخِيهِ وَثِيقَةَ دِيْنٍ وَ سَدَادَ طَرِيقٍ، فَلَا يَسْمَعُنَ فِيهِ أَقَاوِيلَ الرِّجَالِ، أَمَّا إِنَّهُ قَدْ يَرْمِي الرَّأْمِيَّ، وَ تُخْطُطُ السِّهَامُ، وَ يَحْيِي الْكَلَامُ، وَ بَاطِلٌ ذَلِكَ يَبُورُ، وَاللَّهُ سَيِّعٌ وَ شَهِيدٌ.

أَمَّا إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ إِلَّا أَرْبَعُ أَصَابِعَ.

فَسُؤْلَ عَنِ الْإِلَهِ لَعْنَ مَعْنَى قَوْلِهِ هَذَا، فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ وَ وَضَعَهَا بَيْنَ أُذُنِهِ وَ عَيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ:

أَلْبَاطِلُ أَنْ تَقُولَ سَمِعْتُ، وَ الْحَقُّ أَنْ تَقُولَ رَأَيْتُ!

-----☆☆-----

(۱۴۱) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ لَيْسَ لِوَاضِعِ الْمَعْرُوفِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ، مِنَ الْحَظْ فِينَاهَا أَنْ إِلَّا مَحْمَدَةُ الْلِّئَامِ، وَثَنَاءُ الْأَشْرَارِ، وَ مَقَالَةُ الْجُهَّالِ، مَادَامَ مُنْعِيًّا عَلَيْهِمُ، مَا أَجُودَ بِيَدَهُ! وَ هُوَ عَنْ ذَاتِ اللَّهِ بَخِيْلٌ!

فَمَنْ أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَيَصُلِّ بِهِ الْقُرَابَةَ، وَ لَيُحْسِنْ مِنْهُ الظِّيَافَةَ، وَ لَيُغْفِلَ بِهِ الْأَسِيرَ وَ الْعَانِيَ، وَ لَيُعْطِ مِنْهُ الْفَقِيرَ وَ الْغَارِمَ، وَ لَيَصِدِّ نَفْسَهُ عَلَى الْحُقُوقِ وَ

اپنے نفس پر برداشت کرے۔ اس لئے کہ ان خصال و عادات سے آراستہ ہونا دنیا کی بزرگیوں سے شرفیاب ہونا اور آخرت کی فضیلتوں کو پالیں ہے۔ ان شاء اللہ!

--☆☆--

(۱۲۱) خطبه

طلب باراں کے سلسلہ میں

دیکھو یہ زمین جو تمہیں اٹھائے ہوئے ہے اور یہ آسمان جو تم پر سایہ گستہ ہے، دونوں تمہارے پروردگار کے زیر فرمان ہیں۔ یہ اپنی برکتوں سے اس لئے تمہیں مالا مال نہیں کرتے کہ ان کا دل تم پر کڑھتا ہے، یا تمہارا تقرب چاہتے ہیں، یا کسی بھلائی کے تم سے امیدوار ہیں، بلکہ یہ تو تمہاری منفعت رسانی پر مامور ہیں جسے بجالاتے ہیں اور تمہاری مصلحتوں کی حدود پر انہیں ٹھہرایا گیا ہے چنانچہ یہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔

(البته) اللہ سبحانہ بندوں کو ان کی بد اعمالیوں کے وقت پھلوں کے کم کرنے، برکتوں کے روک لینے اور انعامات کے خزانوں کو بند کر دینے سے آزماتا ہے، تاکہ توبہ کرنے والا توبہ کرے، (انکار و سرکشی سے) باز آنے والا باز آجائے، نصیحت و عبرت حاصل کرنے والا نصیحت و بصیرت حاصل کرے اور گناہوں سے رکنے والا رک جائے۔

اللہ سبحانہ نے توبہ و استغفار کو روزی کے اترنے کا سبب اور خلق پر رحم کھانے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کا ارشاد ہے کہ: ”اپنے پروردگار سے توبہ و استغفار کرو، بلا شبہ وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہی تم پر موسلا دھار میںہ بر ساتا ہے اور مال و اولاد سے تمہیں سہارا دیتا ہے۔“ خدا اس شخص پر رحم کرے جو توبہ کی طرف متوجہ ہو اور گناہوں سے ہاتھ اٹھائے اور موت

النَّوَّاءِ بِابْتِغَاءِ الثَّوَابِ، فَإِنَّ فَوْزاً بِهِذِهِ
الْخِصَالِ شَرَفُ مَكَارِمِ الدُّنْيَا، وَ دَرْكُ
فَضَائِلِ الْآخِرَةِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

-----☆☆-----

(۱۴) وَمِنْ خُلُبِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي الْأَسْتِسْقَاءِ
آلا وَ إِنَّ الْأَرْضَ الَّتِي تَحْمِلُكُمْ، وَ
السَّيَّاءَ الَّتِي تُظِلُّكُمْ، مُطِيقَاتٍ لِرَبِّكُمْ، وَ
مَا أَصْبَحَتَا تَجْوِدَانِ لَكُمْ بِبِرِّكَتِهِمَا
تَوْجِعاً لَكُمْ، وَ لَا زُلْفَةً إِلَيْكُمْ، وَ لَا
لِخَيْرٍ تَرْجُوا نِهَيْكُمْ، وَ لِكِنْ أَمْرَتَا
بِسَنَافِعِكُمْ فَأَطَاعَتَا، وَ أَقْيَتَا عَلَى حُدُودِ
مَصَالِحِكُمْ فَقَامَتَا.

إِنَّ اللَّهَ يَبْتَلِي عِبَادَةَ عِنْدَ الْأَعْمَالِ
السَّيِّئَةِ بِنَفْعِ الشَّرَّاَتِ، وَ حَسْبِ
الْبَرَّاَتِ، وَ إِغْلَاقِ حَزَّائِنِ الْخَيْرَاَتِ،
لِيَتُوْبَ تَائِبٌ، وَ يُقْلِعَ مُقْلِعٌ، وَ يَتَذَكَّرَ
مُتَذَكِّرٌ، وَ يَزْدَجِرَ مُزْدَجِرٌ.

وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْإِسْتِغْفارَ
سَبَبًا لِدُرُورِ الرِّزْقِ وَ رَحْمَةِ الْخُلُقِ، فَقَالَ
سُبْحَانَهُ: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ
غَفَارًا ۚ﴾ يُؤْسِلِ السَّيَّاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۚ
وَ يُمْدُدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ بَنِينٍ﴾. فَرَحِمَ اللَّهُ
أَمْرًا أَسْتَقْبَلَ تَوْبَةَ، وَ اسْتَقَالَ خَطِيّْةَ،